

مطلب یہ ہے کہ بے شمار گراں قدر ہستیاں یہاں رونما ہوئیں۔ انھوں نے قابل قدر کارنامے انجام دیے اور مرکز تجھ میں دفن ہو گئیں اور اب ان کا کوئی پتا نہیں چلتا۔ زمین سے پوچھتے ہیں کہ تو نے ان سے کیا برتاؤ کیا؟

۶۔ **شرح :** کون سے دن رقیبوں اور مخالفوں نے ہم پر تہمتیں نہ تراشیں اور کون سے دن ہمارے سر پر آڑے نہ چلے، یعنی ہمیں انتہائی دکھ نہ دیے گئے؟

”تراشنے“ اور ”آڑے چلنے“ کی مناسبت واضح ہے۔

۷۔ **شرح :** محبوب نے وصل میں خاص التفات سے کام لیا۔ تو عاشق کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو گیا کہ پہلے تو یہ حالت نہ تھی اور بدگمانی کی بنا پر سمجھ لیا کہ کہیں رقیب کی صحبت میں یہ عادت نہ پڑ گئی ہو۔

مشہور ہے :

عشق است و ہزار بدگمانی

عاشق بے التفاتی پر مزاید و فغاں کرتا ہے، لیکن محبوب کی طرف سے التفات ہو تو یہ شبہ ہونے لگتا ہے کہ یہ عادت غیر سے اختلاط کے باعث نہ پیدا ہو گئی ہو۔

۸۔ **شرح :** میرے محبوب کی عادت یقیناً بری نہیں، البتہ کبھی ضد پر آجائے تو جو کچھ کرنا چاہیے، نہیں کرتا۔ چنانچہ جب کبھی وہ ضد بھول گیا تو ایک دو نہیں، اس نے سیکڑوں وعدے پورے کر دیے۔

احتیاط دیکھیے کہ خوے محبوب کے بارے میں اثبات نہیں، نفی کا پہلو اختیار کیا، یعنی یہ نہیں کہا کہ خو اچھی ہے، یہی کہا کہ بُری نہیں۔ مرزا کے کلام کی یہی باریکیاں اور نزاکتیں ہیں، جو کسی دوسری جگہ عموماً نظر نہیں آئیں۔

۹۔ **شرح :** اے غالب! تم جو اپنا حال سنانے اور اظہارِ عشق کرنے کی غرض سے محبوب کے پاس جاتے ہو، خود ہی بتاؤ کہ تمہاری داستاں